حکمت و بصیرت کیوں ضروری ہے

ایسے آدمی کو عاقل و دانا قرار دینا بہت مشکل ہے جو مسلمانوں کے اندر پھیلی ہوئی بداخلاقیوں کو دیکھ کر' یا ان میں تساہل کو محسوس کرکے پہلے تو یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ سوسائٹی اسلام سے منحرف ہوچکی ہے اور پھر اس احساس کے نتیجے میں وہ اس طرح کام کا آغاز کرے جیسے وہ کفار کے درمیان کام کر رہا ہے۔ حالانکہ جو چیز ہمارے پاس واقعی موجود ہے' اور اسلام کے لیے سازگار ہے' ہمارا کام یہ ہے کہ اس کو ضائع نہ ہونے دیں اور کوشش کریں کہ یہ اور زیادہ مدد گار بنے۔ دور پھینکنے کی بجائے اس کو قریب لانے کی کوشش کریں۔ جو چیزیں اس کو بگاڑنے والی ہیں ان کی مزاحمت کریں تاکہ یہ مزید نہ بگڑے۔ ہم ہمیشہ اس بات کو اپنے سامنے رکھیں کہ جیسا کچھ بھی اور جتنا کچھ بھی لوگوں میں جذبہ موجود ہے' وہ اسلام کے حق میں کام آئے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک حکیم اپنے کام کا آغاز کیسے کرتا ہے۔ اور اس کام کے لیے بصیرت و حکمت کی ضرورت کیوں ہے۔

اسی طرح دین کا کام کرنے والے کو یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ کون سی قوتیں ہیں جو یہاں اسلام کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ ان کے پیچھے محرکات کون سے ہیں۔ ان کے افکار کا ماخذ کیا ہے' ان کا فلسفہ کیا ہے۔ وہ بنیادیں کیا ہیں جن پر یہ قوتیں کام کرنے اٹھی ہیں۔ ان ساری چیزوں کا جائزہ لے کر وہ دیکھے گا کہ کیسے ان سے عہدہ برآ ہوسکتا ہے اور کیوں کر ان کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے ----- مثال کے طور پر ایک شخص جو کسی پہلوان سے کشتی لڑنے جا رہا ہو' وہ پہلے یہ دیکھے گا کہ یہ پہلوان کتنا طاقتور ہے؟ اس کا وزن کیا ہے؟ اس کے معروف داؤ پیچ کون کون سے ہیں' اس کے سابقہ مقابلوں کا کیا نقشہ ہے' اس کے مقابلے میں مجھے کتنی تیاری کرنی چاہیے اور کتنی طاقت فراہم کرنی چاہیے۔ ظاہر ہے کہ وہ ان سارے پہلوؤں کا جائزہ لے کر مقابلے کے لیے آگے بڑھے گا۔ دوسرے کی طاقت کا اندازہ لگائے بغیر اکھاڑے میں اترنے والا آپ سے آپ

بچھڑے گا۔

اس کے ساتھ حکمت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ لائن آف ایکشن (line of action) ایسی اختیار کی جائے جس میں زیادہ سے زیادہ موجود مواد استعمال ہو سکے اور جو موجود مواد کو زیادہ سے زیادہ مددگار بنانے کے لیے موزوں ہو۔ مزاحم طاقتوں کا مقابلہ کرنے میں وہ زیادہ سے زیادہ طاقت فراہم کرے اور ایسا لائحہ عمل اختیار کرے کہ مزاحم طاقتوں کا زور زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد ٹوٹ سکے۔

میرے نزدیک مختصراً حکمت کا مفہوم یہی کچھ ہے۔

موعظہ حسنہ اور اقامتِ دین

دوسری چیز موعظت حسنہ ہے یوں تو اس کے کئی پہلو ہیں لیکن دو چیزیں خاص طور پر اہمیت رکھتی ہیں:

پہلی چیز یہ ہے کہ نصیحت اور دعوت و تبلیغ میں ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جو دوسرے شخص کے اندر ضد پیدا نہ کرے' اس میں کد اور غصہ پیدا نہ کرے۔ آپ لوگوں سے ہمیشہ اس طرح اپیل کریں کہ اگر ان کی فطرت میں ذرہ برابر بھی بھلائی موجود ہو تو وہ متاثر ہوں اور اگر ان کے اندر کوئی کجی اور ٹیڑھ ہو تو اس کو اور زیادہ کام کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ اس معاملہ میں ایک مرتبہ امام ابوحنیفہؒ نے ایک بڑی دلچسپ مثال بیان فرمائی کہ ہم جب مناظرے کرتے تھے تو یہ سمجھتے ہوئے کرتے تھے کہ جیسے ایک آدمی کے کندھے پر ایک پرندہ بیٹھا ہوا ہے اور اسے اس حد تک احتیاط سے کام لینا ہے کہ کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہوجائے جس سے یہ پرندہ اڑ جائے۔ ہمیں تو اس پرندہ کو پکڑنا تھا۔ اس لیے ہم اتنی احتیاط کے ساتھ مناظرے کرتے تھے۔

اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ جتنا کچھ ایمان ایک آدمی میں موجود ہو۔ مناظرے کا مقصود اس کو بڑھانا ہو نہ کہ جتنا کچھ موجود ہو وہ بھی ختم ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ ایسی بے دردی سے مناظرے کرتے ہو کہ جتنا کچھ ایک آدمی دین سے دور ہے تمہارے مناظرے کی بدولت اس سے بھی زیادہ دور چلا جاتا ہے۔

تو موعظہ حسنہ یہ ہے کہ آپ دعوت و تبلیغ کا ایسا طریقہ اختیار کریں جو دوسروں کو زیادہ سے زیادہ اپیل کرے۔ ان کے اندر ضد پیدا نہ کرے اور ان کو حق سے اور زیادہ دور نہ پھینک دے۔ زبان اور طرز بیان ایسا ہونا چاہیے کہ آپ کو لوگوں سے قریب کرے اور ان کو آپ سے

مانوس کر دے نہ کہ ان کے دلوں میں آپ کے خلاف نفرت اور غصہ کے جذبات پیدا کر دے۔

دوسری ضروری چیز موعظہ حسنہ کے لیے یہ ہے کہ آپ کسی شخص کو نصیحت کرنے اور اسے سمجھانے کی کوشش کرنے سے پہلے یہ جانیں کہ اس کی گمراہی کی پشت پر کیا چیز ہے۔ اس کی گمراہی کے اسباب کیا ہیں۔ پھر اس کو اس کے مطابق سمجھائیں۔ اگر وہ ذہنی الجھنوں میں مبتلا ہے تو آپ اس کی ذہنی الجھنیں رفع کرنے کی کوشش کریں اور معقول دلائل کے ساتھ اسے مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔ اگر کوئی شخص کسی جذباتی بگاڑ میں مبتلا ہے تو اسے سمجھانے میں ایسا طریقہ اختیار کریں جس سے اس کے جذبات میں اگر دین سے انحراف کی کوئی چیز ہو تو وہ پلٹ کر دین کی طرف مائل کرنے والی بن جائے۔

اسی سلسلے میں ایک بات اور بھی نگاہ میں رکھیے۔

جو آدمی دعوت و تبلیغ کا کام کرنے اٹھتا ہے۔ اس کو دنیا میں طرح طرح کے آدمیوں سے سابقہ پیش آتا ہے۔ اس کو موافقین ہی نہیں ملتے مخالفین بھی ملتے ہیں۔ مخالفین میں بعض لوگ نہایت بدزبان اور بدمزاج ہوتے ہیں۔ بعض لوگ آپ کو شکست دینے کے لیے ایسے tactics استعمال کرتے ہیں کہ اگر آپ جوابی کارروائی پر اتر آئیں تو اپنے مقصد اور مدعا سے دور ہٹتے چلے جائیں گے۔ جس آدمی کو بھی دعوت و تبلیغ کا کام کرنا ہو اس کے اندر بے انتہا صبر و تحمل ہونا چاہیے۔ اور یہ چیز کہیں جا کر بھی ختم نہیں ہونی چاہیے۔ سخت سے سخت باتوں کو بھی آپ برداشت کریں اور ٹال دیں۔ جو شخص آپ کو الجھانے کی کوشش کرے اس کو ایک مرتبہ آپ معقول طریقے سے سمجھائیں۔ لیکن جب آپ یہ سمجھ لیں کہ یہ شخص محض الجھانا چاہتا ہے تو اس کو سلام کر کے علیحدہ ہو جائیں۔ اپنا وقت ایسے افراد پر بالکل ضائع نہ کریں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے آپ کسی راستے سے گزر رہے ہیں اور دونوں طرف کانٹے دار جھاڑیاں ہیں اور ہر جھاڑی آپ کے دامن سے الجھ رہی ہے۔ اب اگر آپ نے ایک ایک جھاڑی سے خود ہی الجھنا شروع کر دیا تو راستہ طے نہیں کر سکیں گے۔ تھوڑی دیر کے لیے اپنے دامن کو کسی کانٹے سے بچانے کی فکر کیجیے لیکن جب دیکھیں کہ نہیں چھوڑتا تو دامن پھاڑ کر کانٹے کے حوالے کیجیے کہ تو اس سے دل بہلا میں آگے چلا۔

کام کرنا ہے تو یہ راستہ آپ کو اختیار کرنا پڑے گا۔